جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ، یوپی

مختصر تعارف
خدمات
منصوبے

شائع کردہ:

شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ

جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم بہرائچ یوپی

یومِ تاسیس

یکم ماہ ذی قعدہ ۱۳۴۹ ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۳۱ء

بانی

حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی قدس سرہٗ

سب سے اوّل مدرس

حضرت بانی قدس سرہٗ العزیز

تعداد ابتدائی طلبہ ———— دو

جائے قیام ———— صحن جامع مسجد شہر بہرائچ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدارس اسلامیہ دینیہ کی اہمیت

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد :

یہ بات ہر ذی فہم پر خوب ظاہر ہے کہ ہندوستان میں دینی تعلیمات اور اسکے متعلقات کی جتنی اشد ضرورت آج ہے اس سے قبل کبھی نہیں تھی اور اس راہ میں جتنی سعی اور فکر کی آج حاجت ہے اس سے پہلے نہ تھی۔ انقلاب ۱۸۵۷ء کے بعد ایک عظیم بحران یقیناً پیدا ہوا تھا لیکن چونکہ ابھی نئی نئی حکومت ہاتھوں سے گئی تھی اس لئے وہ احساسات اور دینی غیرت جو ایک مومن کے قلب میں ہونی چاہئے۔ ملتِ مرحومہ کی کثیر تعداد میں موجود تھی، اسی لئے وہ میدانِ عمل میں نکل پڑے۔ پہلے تو ایک مومن کی طرح ہر میدانِ کارزار میں انگریزوں کا مقابلہ کیا لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی تو ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں دینی مکاتب اور مدارس کا جال بچھا دیا اور آج ہندوستان میں جو آپ دین دیکھ رہے ہیں وہ انھیں بزرگوں کے ایثار اور محنت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ عیسائی مشنریوں اور اسلام دشمن تحریکوں نے بے دینی پھیلانے میں کوئی کسر باقی نہ رکھی تھی۔

لیکن آج کا بحران دوسری نوعیت کا ہے جو نہایت خاموش اور موثر سیلاب کی طرح طرح بڑھ رہا ہے۔ اس نے اپنا راستہ اسکولوں میں پڑھنے والے نونہالوں کے دلوں پر بنا یا ہے۔ اس لئے اس نازک مسئلہ کو بہت کم لوگ سمجھتے ہیں اور آج ملت میں وہ احساس برتری بھی نہیں رہا جو پہلے انقلاب میں تھا بلکہ پست ہمتی، احساس کمتری قوم میں نہایت درجہ بڑھا ہوا ہے۔ اور اس قسم کے احساسات قوموں کو ختم کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں دین باقی رہے اور مسلمان زندہ رہیں تو اس کے لئے عملی جدوجہد

کرنا ہی پڑے گی اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ہی ہوگا۔ اس سلسلے میں سب سے اہم اور ضروری امر دینی اور ملی درسگاہوں کی بقا اور ان کا جا بجا قیام ہے۔ جہاں ایسی ٹھوس تعلیم کا بنیادی طور پر ایسا انتظام کیا جائے کہ ابتدا ہی سے ذہنوں میں دین کو ایسا راسخ کردیا جائے کہ ان میں خارجی اثرات سے تزلزل نہ پیدا ہو سکے۔ ساتھ ہی خصوصیت سے قرآنِ پاک کی بامعنی تعلیم پر زیادہ زور دیا جائے کہ یہی دین کا اصل سرچشمہ ہے۔ اگر آپ نے یہ کرلیا اور اس کو سمجھ لیا تو انشاء اللہ تعالیٰ تمام باطل اثرات سے ملت محفوظ ہوجائے گی۔

قیام نور العلوم کی محرکات

بہرائچ شمالی ہندوستان کے قدیم شہروں میں سے ہے۔ یہ شہر دینی و دنیوی اعتبار سے بہت سی تاریخی عظمتوں کا حامل ہے۔ اس کے تاریک افق پر اسلام کی کرنیں اس وقت نمودار ہوئیں جب حضرت سید سالار مسعود غازی رحمہ اللہ تعالیٰ ہزاروں مجاہدین کے ساتھ یہاں تشریف لائے اور اپنے لہو کے قیمتی قطروں سے اس سرزمین کو لالہ زار بناکر یہیں آسودۂ خاک ہوگئے۔ اس بے مثل اور عظیم قربانی کی برکت سے یہ شہر مرجع خلائق بن گیا دینی علوم و فنون کے اعتبار سے کافی اہمیت حاصل ہوئی، یہاں کے علماء و فضلاء دہلی کے قاضی القضاۃ اور قضا کے عہدوں پر مامور کئے جاتے تھے۔ تزکیہ نفوس و باطنی و روحانی تربیت کے اعتبار سے بھی اسے مرکزیت حاصل ہوئی۔ حضرت شاہ بڈھن صاحبؒ حضرت مولانا شاہ اجمل صاحب حضرت مولانا نعیم اللہ صاحب خلیفہ ارشد حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں و حضرت امیر ماہ صاحب رحمہم اللہ اس کا بیّن ثبوت ہیں۔

اس دنیا میں ہر بلندی کو پستی اور ہر کمال کو زوال لاحق ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی حکومت کے اضمحلال، دارالسلطنت سے انتہائی بعد غیر متمدن ملک نیپال سے قرب نے اس شہر کو سب سے زیادہ تباہ و برباد کیا۔ اس کی تاریخی عظمتیں ختم ہوگئیں۔ علمی، اخلاقی، دینی و دنیوی ہر اعتبار سے بالکل پست ہوگیا۔ مشرکانہ رسم و رواج اور صدہا مشرکانہ بدعات کا گہوارہ

بن گیا۔ دین کی حقیقت سے لوگ دور ہو گئے۔ دینی علوم اور اسلامی کردار کا کوئی نمایاں اثر باقی نہ رہا۔ ان حالات سے متاثر ہو کر کچھ دردمندوں نے بار بار کوششیں کر کے عربی درسگاہیں قائم کیں مگر تکمیلِ مقصد میں ناکام رہے۔

ایسی بے بسی اور مایوسی کے عالم میں رحمت ایزدی نے بدیں صورت دستگیری فرمائی کہ اللہ جل مجدہٗ نے حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامیؔ رحمۃ اللہ علیہ کو اس بات کی توفیق دی کہ وہ اپنے والد بزرگوار حضرت مولانا الحاج نور محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ (جو ممتاز علماء وصلحاء میں سے تھے اور اس ضلع کے روحانی پیشوا تھے) کی یادگار میں ایک دینی ادارہ کی بنیاد رکھیں۔ سب سے پہلے اس کی تجویز خواجہ خلیل احمد شاہ صاحب مرحوم سابق ایم ایل سی نے پیش کی۔ خواجگانِ کرام اور دیگر معززین ومخلصین نے تائید کی۔ چنانچہ مولانا موصوف نے اس عظیم تخیل کے ساتھ اس ادارہ کی بنیاد رکھی کہ اس ادارہ میں عربی علوم وفنون کی تکمیل کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت وزراعت اور چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کا بھی انتظام ہو۔ دینی علوم حاصل کرنے والے نوجوان کسبِ حلال کے ذریعے روزی کما سکیں۔ ان میں عمدہ تربیت کے ذریعے ایسی زندگی پیدا کی جائے کہ وہ اسلام کے غیور وجری سپاہی بن کر نکلیں اور قوم پر بار بنے بغیر دین کی خدمت کریں۔ جہالت سے ڈھکی ہوئی اس بستی کو نبوی علوم سے روشن کر دیا جائے پورے ضلع میں دینی روح پھونک دی جائے۔

ابتداءً جامع مسجد کے صحن میں دو طلبہ سے حسبۃً للہ کام شروع کیا۔ کسی سے کوئی اعانت طلب نہیں کی، مدرسہ کے تمام مصارف توکلاً علی اللہ پورے ہوتے تھے۔ چند سال بعد جناب راجہ سعادت علی خاں صاحب مرحوم والیِ ریاست نان پارہ نے لیا محل نامی عمارت مدرسہ کو دے دی۔ مدرسہ جامع مسجد سے اسی میں منتقل ہو گیا۔ چند ہی سال میں مدرسہ ایک عظیم ادارہ کی شکل اختیار کر گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں تشنگان علوم وفنون جوق درجوق آنے لگے۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اس کا نام پہونچ گیا۔ حضرت مولانا الحاج سید حمید الدین صاحب قدس سرہٗ سابق شیخ الحدیث جامعہ نور العلوم بہرائچ کے علمی رسوخ، پاک کردار، حسن اخلاق اور روحانی تصرفات نے اس ادارہ کو چار چاند لگا دیئے۔

ادارہ کی ۴۹ سالہ مساعی کا مبارک ثمرہ یہ ہے کہ بہرائچ اور اس کے مضافات کے حالات بدل گئے آبائی غلط رسم ورواج سے نفرت اور دین کا اچھا خاصا ذوق اور سنن نبویہ (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کی طرف میلان نمایاں ہے۔ ادارہ نے اپنی زندگی کے ہر انقلابی دور میں مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی اور ان کے ہر دینی وملّی معاملہ میں حسب وسعت اپنا حق ادا کرنے کی سعی کی۔

تمنا تو یہ تھی کہ اس ادارہ کو ایک اسلامی نو آبادی بنا دیا جائے، جو اپنی جملہ ضروریات کے لئے خود کفیل ہو۔ اس کے لئے شہر کے باہر ایک وسیع زمین بھی تجویز کر لی گئی تھی۔ حالات کی نامساعدت کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہو سکی مگر اس کے ضروری اجزا کی تکمیل کی گئی۔

اسماء گرامی اراکین ابتدائی مجلس شوریٰ

۱۔	جناب حکیم عبدالقدیر خاں صاحب مرحوم	صدر
۲۔	〃 مولانا الحاج محمد احسان الحق صاحب مرحوم	مہتمم
۳۔	〃 مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامیؔ رحمۃ اللہ علیہ	ناظم تعلیمات
۴۔	〃 منشی حمید اللہ خاں مرحوم	رکن
۵۔	〃 خواجہ ممتاز احمد شاہ صاحب مرحوم	〃
۶۔	〃 منشی فیاض احمد صاحب مرحوم	〃
۷۔	〃 منشی سراج الحق خاں صاحب مرحوم	〃

مدنی منزل

موجودہ اراکین مجلس شوریٰ

۱- فدائے ملت حضرت مولانا الحاج سید اسعد میاں صاحب مدنی مدظلہ (صدر جمعیۃ علماء ہند) — صدر

۲- جناب مولوی الحاج ولی الرحمٰن صاحب نوریؔ — نائب صدر

۳- 〃 مولانا الحاج محمد افتخار الحق صاحب — مہتمم

۴- 〃 مولانا کلیم اللہ صاحب نوریؔ — نائب مہتمم

۵- 〃 〃 الحاج محمد سلامت اللہ بیگ صاحب — صدر المدرسین

۶- 〃 〃 ذکر اللہ صاحب — ناظم تعلیمات

۷- 〃 منشی سلیم الحق صاحب — محاسب

۸- 〃 〃 الحاج ابو الوفا صاحب عارفؔ شاہجہانپوری — رکن

۹- 〃 〃 الحاج سید رشید الدین صاحب حمیدی مراد آباد — 〃

۱۰- 〃 〃 علیم اللہ صاحب کرنیل گنج گونڈہ — 〃

۱۱- 〃 〃 منفعت علی صاحب ریولیا — 〃

۱۲- 〃 〃 الحاج شیخ اسد علی صاحب رامپور جبدی — 〃

۱۳- 〃 〃 نور محمد صاحب شہر بہرائچ — 〃

۱۴- 〃 الحاج حافظ محمد بخش تاجر غلہ 〃 — 〃

۱۵- 〃 الحاج منشی منظور احمد صاحب تاجر تمباکو 〃 — 〃

۱۶- 〃 منشی عبد الشکور صاحب تاجر غلہ 〃 — 〃

۱۷- 〃 الحاج حافظ عبد الحمید صاحب امام جامع مسجد 〃 — 〃

۱۸- 〃 مرزا سعادت بیگ صاحب 〃 — 〃

۱۹- 〃 منشی قمر الدین صاحب 〃 — 〃

حضرات صدر مجلس شوریٰ

۱۔ از ابتدا تا اکتوبر سنہ ۱۹۴۲ء — جناب حکیم عبدالقدیر صاحب مرحوم

۲۔ از نومبر سنہ ۱۹۴۲ء تا اگست سنہ ۱۹۴۵ء — ″ ″ ″ دوبارہ منتخب

۳۔ از مئی سنہ ۱۹۴۶ء تا جون سنہ ۱۹۴۷ء — ″ ″ ″ سہ بارہ منتخب

۴۔ از جون سنہ ۱۹۴۷ء تا اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء — حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ از اکتوبر سنہ ۱۹۵۷ء تا دسمبر سنہ ۱۹۵۸ء — جناب حکیم عبدالقدیر صاحب مرحوم

۶۔ از نومبر سنہ ۱۹۶۲ء تا نومبر سنہ ۱۹۶۸ء — حضرت مولانا الحاج سید حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ از جون سنہ ۱۹۶۹ء تا حال — فدائے ملت حضرت مولانا الحاج سید اسعد میاں صاحب مدظلہ

ارباب اہتمام

۱۔ از ابتدا تا ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء — حضرت مولانا الحاج محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۴۵ء تا فروری سنہ ۱۹۴۶ء — ″ ″ ″ ″ محفوظ الرحمٰن صاحب نامی

۳۔ فروری سنہ ۱۹۴۶ء تا ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء — ″ محمد احسان الحق صاحب

۴۔ اگست سنہ ۱۹۴۷ء تا ستمبر سنہ ۱۹۴۸ء — ″ ″ ″ ابوالفضل عبدالحفیظ صاحب بلیاوی

ناظر الکلیہ (صاحب مصباح اللغات)

۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۵۴ء تا دسمبر سنہ ۱۹۵۶ء — جناب منشی فضل حق صاحب مرحوم

۶۔ دسمبر سنہ ۱۹۵۶ء تا جنوری سنہ ۱۹۶۱ء — حضرت مولانا الحاج محمد احسان الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ جنوری سنہ ۱۹۶۱ء تا حال — ″ ″ محمد افتخار الحق صاحب مدظلہ

۸۔ جولائی سنہ ۱۹۵۸ء تا حال — ″ ″ کلیم اللہ صاحب نوری مدظلہ (نائب مہتمم)

حضرات مسند آرائے صدر مدرسی

۱۔ از ابتدا تا ۱۳۵۳ھ — حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ شوال ۱۳۵۳ھ تا ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ — 〃 〃 〃 سید حمید الدین صاحب 〃

۳۔ شوال ۱۳۶۰ھ تا ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ — 〃 〃 〃 محفوظ الرحمٰن صاحب نامی 〃

۴۔ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ تا ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ — 〃 〃 〃 سید حمید الدین صاحب 〃

۵۔ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ تا جمادی الاول ۱۳۷۱ھ — 〃 〃 سید احمد صاحب نقوی مدظلہ

۶۔ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ تا حال — 〃 〃 〃 محمد سلامت اللہ بیگ صاحب مدظلہ

اسمائے گرامی نظمائے تعلیمات

۱۔ از ابتدا تا فروری ۱۹۴۶ء — حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ فروری ۱۹۴۶ء تا ستمبر ۱۹۴۹ء — 〃 〃 〃 سید حمید الدین صاحب 〃

۳۔ نومبر ۱۹۴۹ء تا مارچ ۱۹۵۹ء — 〃 〃 〃 محمد سلامت اللہ بیگ صاحب مدظلہ العالی

۴۔ مارچ ۱۹۵۹ء تا مارچ ۱۹۶۲ء — 〃 〃 〃 محمد افتخار الحق صاحب 〃

۵۔ مارچ ۱۹۶۲ء تا اکتوبر ۱۹۷۶ء — 〃 〃 〃 حافظ محمد نعمان بیگ صاحب مدظلہ العالی مہاجر مکہ

۶۔ اکتوبر ۱۹۷۶ء تا حال — 〃 〃 ذکر اللہ صاحب مدظلہ العالی

مدرسہ کا مغربی بیرونی منظر

نورالعلوم اور جنگ آزادی

مدرسہ نورالعلوم کا قیام ایسے دور میں ہوا تھا جب کہ ملک سخت سیاسی بحران میں مبتلا تھا جنگ آزادی کا بگل بج چکا تھا اور مادر وطن کے سپوت سر دھڑ کی بازی لگا کر ہر قیمت پر ملک کو انگریزوں سے آزاد کرا لینا چاہتے تھے۔ ایسے ماحول میں یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مدرسہ متاثر نہ ہوتا۔ فرزندان نورالعلوم نے وقت کی آواز پر لبیک کہا اور ملک کی آزادی کے لئے برادران وطن کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا چند ہی دنوں میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ سیاسی تحریکوں کا مرکز بن گیا۔ اور پھر یہیں سے علاقہ کی سیاسی تحریکوں کی کمان کی جانے لگی۔ گاندھی جی کی بھارت چھوڑ (سول نافرمانی) تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے مدرسہ نے بھرپور حصہ لیا چنانچہ ۱۹۴۰ء میں حضرت مولانا الحاج محمد سلامت اللہ بیگ صاحب مدظلہ اور اوائل ۱۹۴۱ء میں حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب نوری مدظلہ، مسلمانان ضلع واطراف ضلع کی نمائندگی کرتے ہوئے جیل گئے اور سالوں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی رحمۃ اللہ علیہ اور صدر المدرسین حضرت مولانا حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ نے باہر سے تحریک کو کامیاب بنایا۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ بہرائچ کی سیاسی تاریخ ان کی خدمات اور قربانیوں کے تذکرے کے بغیر نامکمل اور ناقص رہے گی۔

ابھی پچھلے دنوں ایمرجنسی کے دور میں سیاسی و ملی اسباب کی بنا پر حضرت مولانا الحاج محمد سلامت اللہ بیگ صاحب صدر المدرسین و حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب نوری نائب مہتمم مدرسہ ھذا میسا کے تحت رمضان المبارک میں گرفتار ہو کر قید و بند صعوبتیں برداشت کیں۔

جامعہ عربیہ مسعودیہ نور العلوم

اور اس کے موجودہ شعبہ جات

۱- درس نظامیہ مدرسہ کا اولین مقصد درس نظامیہ کی مکمل تعلیم کا ہے فی الحال مدرسہ میں ایک معتد بہ نصاب پڑھا کر طلباء کو اعلیٰ تعلیم کیلئے دیوبند۔ سہارن پور اور دیگر مرکزی اداروں میں بھیج دیا جاتا ہے۔

۲- ترجمہ قرآن پاک چونکہ ہماری درسگاہوں کے بہت سے طلبہ قرآن پاک کے ترجمہ سے بہت حد تک ناواقف ہوتے ہیں اس لئے مدرسہ میں اہتمام ہے کہ عربی کے ابتدائی درجات سے ہی صرفی ونحوی قواعد کے ساتھ قرآن پاک کا مکمل ترجمہ پڑھا دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے تفاسیر پڑھتے وقت ان کا علمی معیار کافی بلند ہوتا ہے۔

۳- فارسی زبان فارسی زبان کا بھی پورا اہتمام ہے ابتدا ہی سے فارسی زبان پر خاص توجہ دی جاتی ہے اور فارسی کا ایک معتد بہ نصاب مکمل کرا دیا جاتا ہے۔

۴- درجات حفظ وتجوید عموماً آجکل جو حافظ قرآن ملتے ہیں ان میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جن کو پوری صحت وتجوید کے ساتھ قرآن پاک یاد ہو مدرسہ میں حفظِ قرآن کے سلسلہ میں اس اہم ضرورت پر پوری توجہ دی جاتی ہے اس وقت مدرسہ میں تین معتمد قاری وحافظ جو کہ فن تجوید سے پوری طرح واقف ہیں تعلیم میں مشغول ہیں الحمدللہ یہ شعبہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔

فن تجوید کے لئے الحمدللہ شوال ۱۳۹۶ھ سے ایک معتمد اور ہونہار قاری کی خدمات حاصل ہو چکی ہیں۔

۵۔ ابتدائی درجات (اپر پرائمری کلاسز)

درجہ ایک سے لے کر درجہ پانچ تک کے بچوں کو سرکاری مضامین اردو، ہندی، حساب، جغرافیہ، سائنس، خطوط نویسی کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور قرآن پاک پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ اعلیٰ پیمانہ پر قائم ہے عام بچوں کی کثرت کے پیش نظر بعض درجات کے دو دو سکشن ہیں پھر بھی بچوں کی اتنی کثرت ہے کہ جگہ نہ ہونے کی وجہ سے اکثر بچے واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال دیکھ کر مدرسہ نے طے کیا کہ مدرسہ کی طرف سے شہر میں چاروں سمت اس کی نگرانی میں ابتدائی درجات قائم کر دیئے جائیں۔ انشاءاللہ جلد ہی اس سلسلے میں قدم اٹھائے جائیں گے۔

۶۔ دارالافتاء

مدرسہ میں فتویٰ کا کام بھی کیا جاتا ہے ضلع وغیر ضلع سے آئے ہوئے سیکڑوں استفتاء کا جواب نہایت تحقیق اور صحیح طریقہ پر مستند مفتیان کرام کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔

۷۔ شعبۂ تبلیغ

روحانی محرکات کو بیدار اور روشن کرنے کے لئے دین کی سیکھی ہوئی باتیں دوسروں کو سکھانے کا عادی بنانے کے لئے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طرز پر طلباء کو تبلیغی کام سکھایا جاتا ہے ہر ہفتہ طلبہ کی جماعتیں اپنے سامان خورد ونوش کے ساتھ پنجشنبہ وجمعہ کو دیہاتوں میں پہنچ جاتی ہیں اور اپنے علم وفہم کے مطابق کام کر کے چلے آتے ہیں۔ قرب وجوار کے دیہات اس سے کافی متاثر ہو رہے ہیں۔

۸۔ عربی کتب خانہ

مدرسہ کا ایک عربی کتب خانہ ہے جس میں درسی وغیر درسی نیز مختلف زبانوں کی ساڑھے تین ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔ طلبہ کو اسی کتب خانہ سے کتابیں دی جاتی ہیں۔

۹۔ اردو لائبریری

اس لائبریری کا تمام تر نظم ونسق طلباء کے ہاتھ میں ہے۔ طلبہ نے اپنی مساعی سے اپنے سرپرستوں کے زیر سایہ اس میں تفسیر، حدیث، فقہ ادب وغیرہ قدیم جدید لٹریچر و معلومات پر تقریباً تین ہزار کتابیں مہیا کی ہیں جن سے وہ ہمہ وقت فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام معلومات کے لئے مختلف زبانوں میں ملک کے مشہور

اخبار ورسائل سے اپنی لائبریری کو مزین کئے ہوتے ہیں۔

۱۰۔ مطبخ الحمدللہ مدرسہ میں مطبخ کا معقول انتظام ہے اس شعبہ سے نادار وغریب طلبہ کو دونوں وقت کھانا دیا جاتا ہے اس کے علاوہ نادار وغریب طلبہ کے لئے وظائف و کپڑے اور دوا علاج کا نظم بھی اسی شعبہ سے ہوتا ہے۔

۱۱۔ دفتر اہتمام اس شعبہ میں مدرسہ کا پورا حساب وکتاب رہتا ہے۔ مدرسہ کے انتظامی امور کی ذمہ داری اسی شعبہ پر ہے آمد وصرف کے باقاعدہ الگ الگ رجسٹر موجود ہیں جن کا صاف ستھرا حساب رکھا جاتا ہے۔ مدرسہ کے حسابات کو دیکھ کر حکومت کے آڈیٹروں نے بارہا سراہا ہے۔

۱۲۔ نشر واشاعت مدرسہ کے اس شعبہ سے وقتاً فوقتاً دینی ملی لٹریچر شائع ہوتے رہتے ہیں۔ نیز اشتہارات کے ذریعہ عوام کو مسائل وفضائل سے مطلع کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ یتیم خانہ شہر بہرائچ میں کوئی یتیم خانہ نہیں تھا اس کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ ارباب مدرسہ نے اس کا شدت سے احساس کیا اور شوال ۱۲۹۸ھ سے مسعودیہ نامی دارالیتامیٰ کے نام سے مدرسہ ہی میں اس کا اجرا کر دیا گیا۔

۱۴۔ مکاتب اسلامیہ کا اجرار مدرسہ نے ضلع اور قریبی اضلاع کے دیہاتوں کی جہالت اور دین سے دوری اور بے خبری کو ختم کرنے کے لئے بہت سے مکاتب جاری کئے۔ چونکہ مدارس ومکاتب ہی پر دین کی حفاظت اعلیٰ اخلاق کی بقاء ملت کی عزت وناموس کا دارومدار ہے۔ موجودہ حالات کے اعتبار سے مکاتب کی فکر اور بھی بیحد ضروری ہوگئی ہے۔ اس لئے مدرسہ کی طرف سے برابر سعی کی جارہی ہے اور مکاتب کے حلقے وسیع کئے جارہے ہیں۔

طلبہ کی نگرانی وتربیت مدرسہ میں مقیم طلبہ کو باعمل بنانے۔ منظم بااصول زندگی کی عادت ڈالنے کے لئے سخت نگرانی اور صالح تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ دارالاقامہ کے طلبہ ۲۴ گھنٹے ایک نظام کے ماتحت چلنے کے پابند ہیں۔ موذن نے سحر کی بشارت دی مدرسہ میں گھنٹی لگی طلبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْر

کہتے ہوئے مستعد سپاہی کی طرح فوراً بیدار ہو گئے اور فرائض کی انجام دہی پر کمر بستہ ہو گئے۔ اور اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ پر گامزن رہتے ہوئے جب پھر شب میں سونے کی گھنٹی لگی اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی ۔ کہتے ہوئے سو گئے اللہ کے نام پر جگے تھے اور اللہ ہی کے نام پر سو گئے۔ جو طلبہ یہاں سال دو سال بھی زندگی گذار دیتے ہیں وہ دوسرے اداروں میں آزادی اور بے اصولیوں سے کبیدہ ہوتے ہیں اور اپنی پوری زندگی کو سرمایہ حیات تصور کرتے ہیں۔

طلبہ نے جمعیۃ الطلبہ کے نام سے اپنی انجمن قائم کر رکھی ہے جس کے باقاعدہ صدر و ناظم ہوتے ہیں اُن کا ایک دار المطالعہ ہے جس کے ماتحت اچھا خاصہ کتبخانہ ہے، ہر ہفتہ جمعہ کی شب میں طلبہ کے درجہ وار اجتماعات ہوتے ہیں اور ایک صدر کے ماتحت طلبہ تقریر کرتے ہیں۔ ان کی انجمن و اجتماعات پر اساتذہ کی نگرانی بھی رہتی ہے۔

مدرسہ کا مغربی اندرونی منظر

جامعہ کے وہ شعبہ جات جو کسی وجہ سے بند ہو گئے

۱۔ امتحانات عالم فاضل الہ آباد بورڈ

اس شعبہ سے منشی، کامل، مولوی، عالم، فاضل کے امتحانات دلائے جاتے تھے۔ ان درجات میں باقاعدہ تعلیم دی جاتی تھی اور طلبہ کو پوری تیاری کے ساتھ امتحان دلایا جاتا تھا۔

۲۔ امتحانات جامعہ اردو علی گڑھ

اردو زبان کی ترویج و اشاعت اور اس کو زندہ رکھنے کے لئے جامعہ اردو علیگڈھ کے امتحانات کا مرکز مدرسہ میں قائم کیا گیا تھا۔ اب یہ مرکز آزاد انٹر کالج بہرائچ میں قائم ہے۔

۳۔ قرآنی امتحانات دارالعرفان حیدر آباد

بانی مدرسہ حضرت مولانا الحاج محفوظ الرحمٰن صاحب نامی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک ترجمہ قرآن پاک سے متاثر ہو کر حیدر آباد میں قرآنی امتحانات کا ادارہ قائم کیا گیا تھا۔ جس کے مراکز ہند کے طول و عرض میں قائم تھے، مدرسہ میں بھی اس کا مرکز تھا ہر سال اس میں طلبہ داخل ہو کر امتحان دیتے تھے اور ہمیشہ اول آتے تھے۔ اب یہ ادارہ ہی ختم ہو گیا۔

۴۔ مدرستہ المعلمین

تحریک ترجمہ قران پاک اور قرانی نصاب کے عام ہونے کے بعد طریقۂ تعلیم سے واقفیت کا مسئلہ سامنے آیا۔ اس کے پیش نظر ایک شعبہ مدرستہ المعلمین کے نام سے کھولا گیا جس کا افتتاح شیخ الاسلام حضرت مولانا الحاج سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ کے مقدس درس سے ہوا۔ اس شعبہ کے جاری کرنے کا مقصد یہ تھا کہ نوجوان طلبہ اور فارغ التحصیل طلبہ کو ۶ ماہ کے عرصہ میں اس نصاب کی تعلیم دے کر مختلف جگہوں پر بھیجا جائے۔ چنانچہ صوبہ یوپی۔ و بہار کے مختلف مقامات پر معلمین بھیجے گئے تھے۔

۵۔ ائمہ ٹریننگ کلاس

مساجد کے ائمہ سے لوگ بہت وابستہ رہتے ہیں۔ ان کی جہالت سے بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ ان کی اصلاح و تربیت و تعلیم کے لئے ایک خاص درجہ کھولا گیا تھا۔ اور دو سال کا کورس رکھا گیا تھا۔ تاکہ دو سال میں ان کے عقائد و افکار کی اصلاح کردی جائے۔ اور وہ اپنے واپنی قوم کے لئے مفید بنیں۔ اس درجہ سے بہت سے نوجوانوں کی اصلاح ہوئی اور بہت سے اچھے ائمہ پیدا ہوئے۔

(صنعتی شعبے)

۶۔ لیدر ورکنگ اسکول

طلبہ کو صنعت و حرفت سکھانے کے لئے مختلف صنعتی اسکول کھولے گئے۔ لیدر ورکنگ اسکول نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کھولا گیا۔ ۲ سال کا کورس رکھا گیا۔ ۲ سال کے عرصہ میں سوٹ کیس۔ ہر قسم کے جوتے، سینڈل چپل وغیرہ بنانا سکھادیا جاتا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ طلبا رکو حلال کمائی کا عادی بنا دیا جائے بلا قوم پر بار بنے دین کی خدمت پر تیار کیا جائے۔ مدرسہ کے اس شعبہ نے شہر و ضلع میں بڑی شہرت حاصل کی یہاں کا کام نہایت عمدہ اور پائیدار سمجھا جانے لگا۔ اس شعبہ سے بھی بہت سے طلبہ فارغ ہوئے۔

۷۔ ویونگ اسکول

یہ درجہ بھی نہایت عمدہ پیمانے پر قائم کیا گیا۔ نہایت عمدہ کاریگروں کے ذریعہ طلبہ کو مختلف قسم کے کپڑے بُننے اور ڈیزائن بنانے کی تعلیم دی جاتی تھی۔

۸۔ درجہ نجاری

نجاری کا کام جامع مسجد میں سکھایا جاتا تھا۔ جب وہاں یہ کام ختم ہوگیا تو مدرسہ نے نجاری کا کام سکھانے کے لئے ایک مستقل درجہ کھولا۔

لیکن آپ یہ سن کر بے حد قلق محسوس کریں گے کہ حکومت کی امداد بند ہونے اور مسلمانوں کو اس کی طرف خاص توجہ نہ دینے اور انتہائی مالی تنگی کے باعث ان تینوں صنعتی شعبوں کو بند کرنا پڑا۔

بار بار کوششیں کی گئیں کہ پھر اس کام کو جاری کیا جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ اب بھی عزم ہے کہ حالات کی سازگاری پر دوبارہ ان صنعتی شعبوں کو کھول دیا جائے۔

مستقبل کے منصوبے

۱۔ عمارت نامی دارالیتامیٰ۔ شہر بہرائچ میں عرصہ سے ایک یتیم خانہ کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی الحمدللہ یہ شعبہ شوال ۱۳۹۸ ہجری سے جاری کر دیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی اہمیت کے پیش نظر مستقل عمارت کی ضرورت ہے یہ ایک بڑا منصوبہ ہے جو قوم کے مخلص اور مخیر ہمدردوں کی توجہ ہی سے پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ خدامان ادارہ ھٰذا اس کے لئے برابر کوشاں ہیں۔

۲۔ تعمیر دارالقرآن جامعہ میں قران پاک کی تعلیم پر خاص توجہ دی جاتی ہے چنانچہ تین معتمد و لائق حفاظ حفظ قرآن پاک کی خدمت پر مامور ہیں اور ایک معتمد قاریِ فن تجوید کے لئے مقرر ہیں اس شعبہ میں طلبہ کی کثرت کے باعث عرصہ سے ایک مستقل عمارت کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ چنانچہ دارالقرآن کے نام سے ایک عمارت کی تعمیر زیر تجویز ہے۔ قوم کے مخلص و مخیر حضرات خاص طور پر توجہ دیں تاکہ یہ منصوبہ جلد پایہ تکمیل کو پہنچے۔

۳۔ عمارت اردو لائبریری طلبہ کے زیر انتظام یہ لائبریری قائم ہے۔ لیکن جگہ کی قلت کے باعث بے حد پریشانی ہوتی ہے اس لئے اس کے لئے الگ عمارت کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال رہا تو انشاءاللہ اس عمارت کی بھی تعمیر ہوگی۔

مدرسہ کا عام اندرونی منظر

تاثرات

اکابرین ملک وملّت

اب تک جن حضرات نے ادارہ کا معائنہ کیا ہے، ان کی فہرست تو طویل ہے ان میں سے صرف چند مخصوص حضرات کے تاثرات کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہٗ

مجھے اس کی تعلیم و تنظیم بہت قابل اعتماد صورت میں ملی۔ اس سے عالم اسلام کے لئے بڑے فائدوں کی توقع ہے۔ خصوصاً شمالی ہند کے اس خطہ کو جو آج دینی علوم و معارف کا بے انتہا محتاج ہے۔

امام اہلِ سنت حضرت مولانا الحاج عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنوی قدس سرہٗ

یہ حقیر مدرسہ نور العلوم بہرائچ میں حاضر ہوا اور بعض طلبہ جو اس وقت موجود تھے ان سے کچھ سوالات بھی کئے۔ بہت خوشی ہوئی۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

اردو کے ساتھ عربی اور عربی کے ساتھ قرآن حکیم کی خصوصی تعلیم اس مدرسہ کا نصب العین ہے۔ عمارت وسیع اور قلوب اس سے زیادہ وسیع ہیں۔ اساتذہ بحمد اللہ مخلص، طلبہ میں ذوق اور کارکنوں میں للٰہیت ہے۔

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی میاں صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

یہ مدرسہ نہ صرف اسی نواح میں بلکہ مدارس عربیہ میں اپنی زندگی، بیدار مغزی، جامعیت اور اساتذہ و کارکنان کے خلوص و جذبہ ایثار کی بنا پر خاص امتیاز رکھتا ہے۔

محترم شیخ عبدالمنعم النمر و شیخ عبدالعال العقباوی جامعہ ازہر مصر

ہیں چھوٹے اور بڑے تمام طلبہ میں تحصیلِ علم کا شوق دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ بالخصوص یہ چیز زیادہ باعثِ مسرت ہوئی کہ حضرات اساتذہ طلبہ کو پڑھانے میں پوری تندہی اور اخلاص سے کام لیتے ہیں۔

فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد میاں صاحب مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند و صدر مجلس شوریٰ مدرسہ ھذا۔

یہ ادارہ اسلامی علوم و فنون کی تعلیم اور طلبا کی دینی تربیت کے لئے بحمداللہ ایک مثالی ادارہ رہا ہے۔ خدا اسے خدمت کی اور توفیق بخشے۔ اور دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی قدس سرہٗ

تمام درس گاہوں اور ہوسٹل کا معائنہ کیا۔ تفصیلی حالات بھی معلوم ہوئے۔ ماشاء اللہ طلبہ کی تعداد بہت کافی ہے اور دورۂ حدیث کا بھی معقول انتظام ہے۔ یہ دارالعلوم عرصہ مدید سے اپنی نمایاں دینی تعلیم کی شہرت کا مالک ہے۔

حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ مدیر صدق جدید لکھنؤ

مدرسہ غریبوں اور مسکینوں کا چلانے والے غریب و مسکین، پڑھانے والے غریب و مسکین پڑھنے والے غریب و مسکین نورانیت کی شمع اس چہار دیواری میں نہ چمکے گی تو اور کہاں چمکے گی۔

عالیجناب پنڈت جواہرلال نہرو وزیر اعظم ہند

یہ معلوم ہوا کہ منتظمین کی ایثارانہ خدمات کی بدولت یہ کیسے ایک معمولی مکتب سے ایک بڑا مدرسہ ہو گیا۔ شعبہ صنعت کا مدرسہ میں شامل کرنا ایک عمدہ خیال ہے۔

عالیجناب رفیع احمد قدوائی صاحب مرحوم منسٹر حکومت ہند

میں مدرسہ نور العلوم میں حاضر ہوا۔ میں نے اسے بالکل ایک نئے انداز کا پایا۔ عربی میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کو صنعت جوتا سازی از قسم بوٹ وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔

تعلیمی جائزہ

فارغ التحصیل درسِ نظامیہ ۲۹

فاضل	عالم	مولوی	منشی	کامل
۹	۷۷	۲۰۵	۷۵	۵

تعداد حفاظ ۱۶۵

تعداد فارغین درجہ پنجم ۴۰۴

مدرسہ —— ایک نظر میں

شعبہ جات:

درسِ نظامیہ - حفظ و تجوید - دارالافتاء - پرائمری کلاسز وغیرہ

تعداد مدرسین و ملازمین ۲۹

تعداد طلبہ تقریباً ۶۷۰

تعداد طلبہ عربی و حفظ ۲۵۰

تعداد طلبہ امدادی ۲۳۰

موجودہ بجٹ تقریباً ۱۷۵۰۰۰

مطبخ
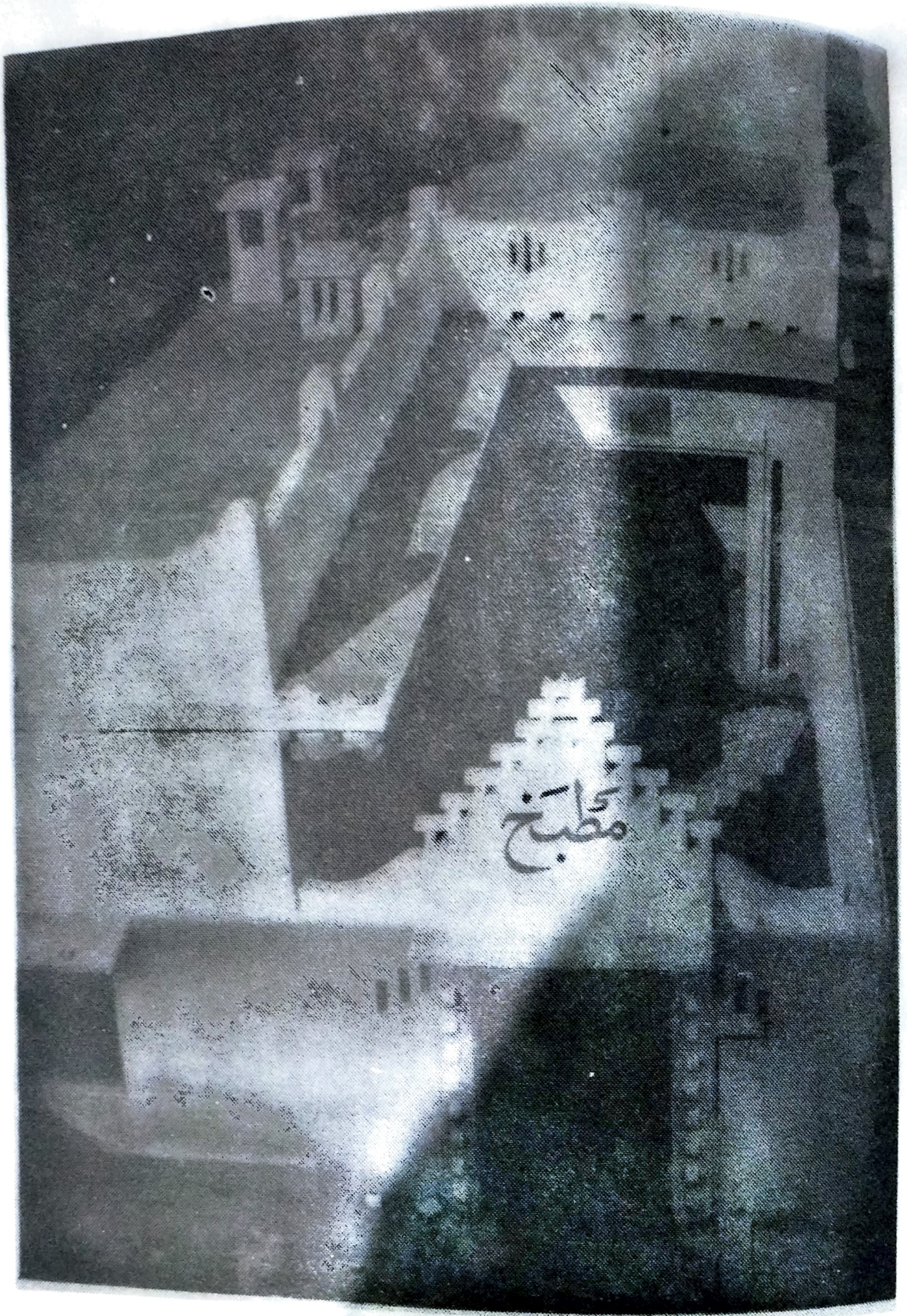
نورُالعلومؒ اورؔ بانیٔ نورُالعلومؒ

مرحبا اے باغبانِ گلشنِ نورالعلوم
مرحبا اے شہسوارِ توسنِ نورالعلوم

مرحبا اے روشنیٔ جادۂ علم وہنر
مرحبا اے ظلمتِ شب کی درخشندہ سحر

مرحبا اے گلشنِ اسلام کی رنگین بہار
مرحبا محفوظِ رحمٰن رحمتوں سے ہمکنار

اے کہ تیری ذات ہے مجموعۂ حق صفات
تو نے جاری کردیا سرچشمۂ آبِ حیات

تو نہیں دنیا میں لیکن آج بھی زندہ ہے تو
صورتِ خورشید دنیا بھر میں تابندہ ہے تو

طالب صادق ترے دامن میں ہیں نورالعلوم
عالم و حافظ ترے گلشن میں ہیں نورالعلوم

دل مرا تیرا ثنا خواں اے مرے نورالعلوم
لب مرے تیرے غزلخواں اے مرے نورالعلوم

علم کا تو ہے سمندر راز ہے توحید کا
مطربِ عرفاں ہے تو اور ساز ہے توحید کا

ہر طرف پھیلا ہے تیرا اس طرح سے سلسلہ
آسماں پر جس طرح ہو چاند تاروں کی ضیا

تو وہاں ہے جو کہ ہے مسعود غازی کا دیار
یعنی بہرائچ کہ جس میں ہیں شہیدوں کے مزار

عالم و قاری و حافظ تجھ سے سب سرشار ہیں
تو ہے ساقی طالبِ صادق ترے میخوار ہیں

علم و حکمت سے ترے سارا جہاں ہے فیضیاب
چشمِ عالم نے تجھے اب کر لیا ہے انتخاب

فلسفۂ منطق ترے سچے وفاداروں میں ہے
ناز تجھ پر علم کو تو نازبرداروں میں ہے

تیری تعمیرِ عمل میں ہیں محبت کے دیئے
سینۂ مسلم میں روشن ہیں حقیقت کے دیئے

مرحبا محفوظ رحمٰن بانیٔ نورالعلوم
علم کی صبحِ درخشاں بانیٔ نورالعلوم

جنگِ آزادی کا تو سچا علمبردار تھا
قوم کی تعمیر جس سے تھی تو وہ معمار تھا

مدرسہ کا جنوبی بیرونی منظر